کی رُوح کو جوارِ رحمت میں جگہ دے ۔ آمین !

سید عالی مقام رح کے فضائل و محاسن ایک سرسری مقالہ کے ظرفِ تنگ میں نہیں سما سکتے۔ ان کے لئے ایک وسیع دائرہ بیان و نگارش کی ضرورت ہے ۔ البتہ میں نے انکی سیرت کی چند جھلکیاں پیش کی ہیں تاکہ اندازہ کیا جا سکے کہ وہ کس قدر عالی مرتبت اور نادر الاوصاف شخصیت کے حامل تھے اور ہمارے وطن کی کس قدر بے بہا دولت تھے کہ جب میدانِ عمل میں مصروفِ جہاد رہتے تھے تو لوگ ان کی محض زیارت کو باعثِ سعادت و فخر گردانتے تھے اور ہر محفل میں اُن کا ذکر کسی نہ کسی طرح لے آتے تھے ۔ ایسے لوگ آج بھی ہیں جو کسی نہ کسی ذریعہ سے ان سے اپنا تعلق بنا کر مسرور ہوتے ہیں ۔ ہزاروں کے ہزاروں مجمعوں کو اپنی بھڑکتی دلآویز تقاریر سے سراپا عمل و حرکت بنا دیا ۔ دورانِ تقریر مجمع میں اس قدر خاموشی ہوتی تھی کہ دھاگہ ٹوٹے تو آواز آئے ۔ آپ نے نو سال اور چار ماہ یعنی تقریباً دس برس تک دورِ فرنگی و دورِ مسلم لیگی کے ہیبت ناک اور جاں گداز جیل خانوں کو اپنے نغماتِ حریت اور حدتِ نفس سے معمور رکھا ۔ قید و بند کی صعوبتوں کی یہ مدت حضرت یوسف علیٰ نبینا علیہ السلام کی مدتِ قید کے برابر جا پہنچتی ہے ۔ خدائے بزرگ و برتر اچھے نقشوں سے بُرا اور بُرے نقشوں سے اچھا نتیجہ بنانے پر قادر ہے ۔ سُنتِ یوسف ع کی پیروی شاہ جی نے کی اور اللہ نے سبب کو کس نے بنایا ...... ؟؟ ان اللہ علیٰ کُل شیئٍ قدیر ـــــ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ حریت و اسلامیت کے جانبازانہ جہاد میں گزارا ۔ قدرت نے جو صلاحیتیں آپؒ کو دی تھیں ، سب کی سب بے دریغ اس راہ میں خرچ کر دیں ۔ اپنی ذات کے لئے کچھ بھی نہ کیا اور عمر بھر عجز و فقر ان کے لئے سرمایۂ افتخار رہا ۔ فقر اُنکی سب سے قیمتی خاندانی میراث تھی کہ آج بھی جس فقر کا طُرہ آسمان بوس ہے ۔ وہ اپنے وطن کو آزاد دیکھنا چاہتے تھے اور مسلمانوں کو بھی آزاد اور مخلص دیکھنے کے آرزو مند تھے ۔ اپنی عمر ایسی مُصیبتوں اور دلگیریوں میں گزاری کہ ان کا تصور بھی بڑے بڑے داعیانِ ہمت و جرأت کو رعشہ براندام کر دینے کے لئے کافی ہے ۔ مگر کیا کسی خدمت کے لئے کوئی صلہ طلب کیا ، طلب تو ایک طرف رہی کسی سے خدمت کا ذکر بھی بھولے سے کبھی نہ کیا ۔ خوب غور سے سوچ کر فیصلہ کیجئے کہ ہمارے ملک میں ایسی بلند پایہ شخصیات کتنی گزری ہیں اور کتنی باقی ہیں ۔ یہی لوگ ہیں کہ جن کے کارناموں پر جب نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ جس سمت قدم اُٹھائے گراں قدر عملی جواہر کے انبار فراہم ہوگئے ۔ خود ان پر نظر پڑی تو فقر و درویشی یہ اسطرح مطمئن ملے کہ با اقتدار شہنشاہ بھی اپنے تختِ سلطنت پر اس قدر مطمئن و مسرور نہ ہوگا ۔